اسلام میں شبِ برأت کا تصور

صحیح احادیث مبارکہ کی روشنی میں

فتوی نمبر: 00021

دارالافتاء الاسلامی ادارہ سراج منیر پاکستان

از

مفتی ندیم بن صدیق اسلمی

بانی ادارہ سراج منیر پاکستان

لیکچرار یونیورسٹی آف گجرات

سراج منیر پبلیکیشنز ادارہ سراج منیر پاکستان

تاریخ 06/04/2020 بسم اللہ الرحمن الرحیم ریفرنس نمبر 00021

شعبان المعظم کی پندرہویں رات/شب برأت کی فضیلت واہمیت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ قبلہ مفتی صاحب شب برأت کے متعلق شرعی نقطہ نظر کیا ہے؟ کیا شب برأت یعنی شعبان المعظم کی پندرہویں رات کا ذکر احادیث مبارکہ کی روشنی میں ملتا ہے؟ کیا اس رات کی کوئی اہمیت وفضیلت بھی بتائی گئی ہے ہمارے ہاں کچھ لوگ کہہ رہے ہیں کہ شب برأت کی اسلام میں کوئی حیثیت نہیں ہے مہربانی فرما کر قرآن وسنت کی روشنی میں یہ مسئلہ واضح فرمادیں۔ جزاکم اللہ خیرا۔

السائل: عاصم شہزاد جھیورانوالی گجرات

الجواب بتوفیق اللہ تبارک وتعالیٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شب برأت یعنی شعبان المعظم کی پندرہویں رات کا ذکر صحیح احادیث مبارکہ کی روشنی میں بڑا واضح ملتا ہے جو لوگ اس رات کی اہمیت کا انکار کرتے ہیں ان کے پاس اس پر کوئی دلیل موجود نہیں ماسوائے اس کے کہ وہ اس کے نہ ہونے کا انکار کر چکے ہیں اب اپنی ساکھ بچانے کی خاطر ذخیرہ حدیث کو کمزور کرنے کی دوسری بڑی غلطی کر رہے ہیں۔ شعبان المعظم کی اہمیت وفضیلت اور مخلوق پر انعامات الٰہی کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کے فرامین مبارکہ یہ ہیں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

يَطَّلِعُ اللهُ عَلَى خَلْقِهِ فِي لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ لِجَمِيعِ خَلْقِهِ إِلَّا لِمُشْرِكٍ أَوْ مُشَاحِنٍ۔

شعبان کی پندرہویں رات کو اللہ تعالیٰ مخلوق کے ہاں جلوہ فرماتے ہیں پھر مشرک اور دل میں کینہ وبغض رکھنے والے کے علاوہ اپنی ساری مخلوق کی بخشش فرمادیتے ہیں۔

المعجم الاوسط للطبرانی 36/7، المعجم الکبیر للطبرانی 108/20، السنۃ لابن ابی عاصم 224/1، صحیح ابن حبان 481/12، شعب الایمان للبیہقی 360/5، فضائل الاوقات للبیہقی 118/1، مجمع الزوائد 65/8۔

علامہ نورالدین ہیثمی فرماتے ہیں: رواہ الطبرانی فی الکبیر والاوسط ورجالھما ثقات۔ مجمع الزوائد للہیثمی 8/65، اس کو طبرانی نے معجم کبیر واوسط میں روایت کیا ہے اس کے سارے راوی ثقہ ہیں۔

علامہ البانی نے کہا: حديث صحيح روى عن جماعة من الصحابة من طرق مختلفة يشد بعضها بعضا وهم معاذ ابن جبل وابو ثعلبة الخشني وعبدالله بن عمرو وابى موسى الاشعرى وابى هريرة وابى بكر الصديق وعوف بن مالك وعائشة۔ سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ 3/135۔ یہ حدیث صحیح ہے اس کو صحابہ کرام کی ایک جماعت نے مختلف طریقوں سے روایت کیا ہے جو ایک دوسرے کو مضبوط کرتے ہیں صحابہ کرام یہ ہیں: معاذ بن جبل، ابو ثعلبہ خشنی، عبداللہ بن عمرو، ابوموسی اشعری، ابوہریرہ، ابوبکر صدیق، عوف بن مالک اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم۔

پھر شیخ البانی نے کہا: قلت: فان رجاله موثوقون وقال الهيثمى: رواه الطبرانى فى الاوسط والكبير ورجالهما ثقات۔ سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ 3/135۔ میرے نزدیک اس کے سارے راوی ثقہ ہیں اور ہیثمی نے فرمایا: اس کو طبرانی نے اوسط وکبیر میں

روایت کیا ہے ان دونوں کے راوی ثقہ ہیں۔

صحیح ترغیب وترہیب میں علامہ البانی نے اس حدیث کے متعلق کہا: **حسن صحیح، رواہ الطبرانی وابن حبان فی صحیحہ۔** صحیح الترغیب والترھیب 1 / 248، یہ حدیث حسن صحیح ہے اس کو طبرانی اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔ شیخ شعیب ارنؤوط نے کہا: **حدیث صحیح بشواھدہ۔** تحقیق صحیح ابن حبان 12 / 481، یہ حدیث اپنے شواہد کے اعتبار سے صحیح ہے اس روایت کے بارے میں قاضی ابویعلی فرماتے ہیں: **رواہ الثقات من طرق مختلفة۔** ابطال التأویلات 1 / 255

اس کو ثقہ راویوں نے مختلف سندوں سے روایت کیا ہے۔

میرے نزدیک اس حدیث کے تمام راوی ثقہ ہیں جس کی وجہ سے یہ حدیث صحیح ہے۔ اس کو اپنے نظریہ کی خاطر ضعیف ثابت کرنے والا علوم حدیث سے ناواقف وجاہل ہے۔ (ابن صدیق اسلمی)

اس حدیث مبارک میں "**لیلة النصف من شعبان**" سے مراد شعبان کی پندرہویں رات ہے جس کو شب برأت اسی حدیث مبارک کی وجہ سے کہا جاتا ہے۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ اس رات کی کوئی حیثیت نہیں وہ حدیث صحیح وثابت اور انعامات وبخشش الٰہی کے صفِ اول کے منکر ہیں۔ جب کہ اس حدیث مبارک سے شعبان کی پندرہویں رات کی اہمیت روز روشن کی طرح واضح ہے۔ یہ کہنا کھلی گمراہی اور بدعت ہے کہ اس رات کی اسلام میں کوئی اہمیت نہیں۔ لہٰذا شعبان کی پندرہویں رات اسلامی تاریخ کی بڑی روشن رات ہے جس میں اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی بخشش فرماتے ہیں۔ اس حدیث مبارک سے جو فوائد حاصل ہو رہے ہیں وہ درج ذیل ہیں:

1۔ قرب الٰہی کا مژدہ جانفزا

2۔ مخلوق خدا پر رحمت خداوندی

3۔ مخلوق خدا کے لیے بخشش کی نوید

4۔ شعبان کی پندرہویں یعنی شب برأت کی اہمیت وفضیلت

5۔ شب برأت کی تخصیص واثبات

6۔ شب برأت کو مشرکین سے اظہار بیزاری

7۔ دل میں کینہ وبغض رکھنے والے انسان سے اظہار بیزاری

8۔ شب برأت کو تسلیم کرنے والے کے لیے خوشخبری

۹۔ بخشش ومغفرت کی رات

۱۰۔ رجوع الی اللہ کی رات

اللہ تعالیٰ اس رات کو رسول اللہ ﷺ کی ساری امت کی بخشش فرمائیں اور ہمیں بھی اس میں شامل فرمائیں۔

آمین یارب العلمین وصلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم۔

فتاوی جات اور مسائل دریافت کرنے کے لیے دار الافتاء الاسلامی سے رابطہ کیجیے
DAR UL IFTA ISLAM
0345-6377480 0346-5110282 0308-8682000

شب برأت کے موقع پر دوسرا انعام الٰہی جس پر خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مژدہ جانفزا سنایا ہے۔ حضور سراج منیر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ اِطَّلَعَ اللهُ إِلَى خَلْقِهِ فَيَغْفِرُ لِلْمُؤْمِنِينَ وَيُمْلِي لِلْكَافِرِينَ وَيَدَعُ أَهْلَ الْحِقْدِ بِحِقْدِهِمْ حَتَّى يَدَعُوهُ۔

جب شعبان کی پندرہویں رات آتی ہے تو اللہ تعالیٰ مخلوق کی جانب جلوہ فرماتا ہے پھر مؤمنین کو بخش دیتا ہے اور کافروں کو مہلت دیتا ہے اور کینہ رکھنے والوں کو ان کے کینہ میں ہی چھوڑ دیتا ہے یہاں تک کہ وہ کینہ کو چھوڑ دیں۔

السنن الصغیر للبیھقی 122/2، شعب الایمان للبیھقی 359/5،
المعجم الکبیر للطبرانی 264/22، النزول للدارقطنی 159/1

شیخ البانی نے اس حدیث کے بارے میں کہا: **حسن عن ابی ثعلبة الخُشَنِي**۔ صحیح الجامع الصغیر وزیادتہ 1 / 195۔ یہ حدیث حسن ہے حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ ترغیب وترھیب کی تخریج میں علامہ البانی نے اس حدیث کو **صحیح لغیرہ** کہا ہے۔ صحیح الترغیب والترھیب 3 / 34 امام بیہقی نے بھی اس سند کے ارسال کو جید کہا ہے۔ اس حدیث کے بارے میں محمد بن خلیفہ تمیمی نے کہا: **وللحديث شواهد و طرق اخرى --وبهذه الشواهد والطرق يرتقى الحديث الى درجة الصحة۔ وقد جمع هذه الاحاديث بطرقها وشواهدها الشيخ حماد الانصارى فى رسالة سماها "اسعاف الخلان بما ورد فى ليلة النصف من شعبان**۔ (العرش وماروی فیہ 1 / 486)۔ اس حدیث کے کئی شواہد اور دوسری اسناد موجود ہیں۔ یہ حدیث ان شواہد واسناد کی وجہ سے درجہ صحت کو پہنچ جاتی ہے۔ شیخ حامد انصاری نے ان احادیث کی کئی سندیں اور شواہد اپنے ایک رسالہ میں جمع کیے ہیں جس کا نام انہوں نے "**اسعاف الخلان بماورد فی لیلۃ النصف من شعبان**" رکھا ہے۔ (اس تحقیق کو سامنے رکھتے ہوئے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے، ابن صدیق اسلمی)۔

اس حدیث مبارک سے معلوم ہوا کہ شعبان کی پندرہویں رات کو اللہ تعالیٰ مؤمنین کی بخشش فرماتے ہیں اور کافروں کو مہلت دیتے ہیں اور دلوں میں کینہ وبغض رکھنے والوں کو اسی حالت پر چھوڑ دیتے ہیں جب تک کہ وہ اس کی طرف رجوع نہیں کرتے اور کینہ چھوڑ نہیں دیتے۔

شب برأت کی اہمیت وفضیلت پر یہ حدیث مبارک بھی ایک واضح دلیل ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس رات کی اہمیت وفضیلت کے انکار کی اسلام میں کوئی گنجائش موجود نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی حیثیت کو کھول کر بیان فرمادیا ہے۔

شب برأت سے متعلق تیسری روایت یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ اللهَ تَعَالَى يَنْزِلُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَغْفِرُ لِأَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ كَلْبٍ۔

بے شک اللہ تعالیٰ جل جلالہ شعبان کی پندرہویں رات کو آسمان دنیا پر جلوہ فرماتے ہیں پھر کلب کی بکریوں کے بالوں کی تعداد سے زیادہ لوگوں کی بخشش فرمادیتے ہیں۔

شعب لایمان للبیھقی 355/5، الجامع للترمذی، المصنف لابن ابی شیبۃ 108/6،
مسند اسحاق بن راھویہ 326/2

فتاویٰ جات اور مسائل دریافت کرنے کے لیے دار الافتاء الاسلامی سے رابطہ کیجیے
DAR UL IFTA ISLAM
0345-6377480 0346-5110282 0308-8682000

اس حدیث کوشعب الایمان میں ذکر کرنے کے بعد امام بیہقی نے فرمایا:

ولھذا الحدیث شواھد من حدیث عائشه وابی بکر الصدیق وابی موسی الاشعری۔۔۔وقد رواہ محمد بن مسلمة الواسطی عن یزید بن ھارون موصولا۔ (شعب الایمان للبیہقی 5/355)

اس حدیث کے کئی شواہد ہیں حضرت عائشہ، ابوبکر صدیق، ابوموسیٰ اشعری۔۔۔۔اور اس کو محمد بن مسلمہ واسطی نے یزید بن ہارون سے متصلا روایت کیا ہے۔

یہ حدیث درج کرنے کے بعد شیخ البانی نے کہا:

وجملة القول ان الحدیث بمجموع ھذا الطرق صحیح بلا ریب والصحة تثبت باقل منھا عددا۔

(سلسلة الاحادیث الصحیحة 3/135)

خلاصہ کلام یہ ہے کہ یہ حدیث ان سندوں کو جمع کرنے سے کسی شک وشبہ کے بغیر صحیح ہے حالانکہ حدیث اس سے کم تعداد میں بھی درجہ صحت کو پہنچ جاتی ہے۔

میرے نزدیک یہ حدیث حجاج بن ارطاۃ اور یحیی بن ابی کثیر کی وجہ سے مرسل ہے جس طرح کہ امام ترمذی نے حجاج و یحیی کے عدم سماع کی وجہ سے اس حدیث کے ضعف کی طرف اشارہ کیا ہے۔لیکن یہ ارسال دیگر شواہد کی وجہ سے درجہ قبولیت اختیار کر لیتا ہے جس طرح کہ امام بیہقی اور علامہ البانی نے اس حدیث پر اپنا بڑا واضح موقف پیش کیا ہے۔لہذا یہ حدیث اپنے شواہد وطرق کی وجہ سے درجہ صحت کو پا لیتی ہے۔جس میں کسی کو شک نہیں ہونا چاہیے۔ندیم بن صدیق اسلمی)

اس حدیث میں اللہ تعالیٰ کے آسمان دنیا پر جلوہ فرمانے یا فرشتے کو پروانہ بخشش دے کر بھیجنے کا بیان ہے نیز کثیر تعداد میں امت مسلمہ کی بخشش کی نوید ہے۔بنوکلب کی بکریوں کی طرف اشارہ کرنے سے مقصود کثرت ہے کیوں کہ اس وقت بنوکلب کی بکریوں تک کسی قبیلہ کی تعداد نہ پہنچتی تھی اور بکریوں کی کثرت تعداد میں یہی قبیلہ زیادہ مشہور تھا۔پہلی روایات کی طرح اس میں بھی شعبان کی پندرہویں رات کی تخصیص اس کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہے۔کسی بھی چیز کی تخصیص اس کی طرف توجہ ورجحان کا عندیہ دیتی ہے اس لیے یہ کہنا بجا ہوگا کہ شعبان کی پندرہویں رات یعنی شب برأت اپنی ذات میں مژدہ بخشش وقرب الٰہی رکھے ہوئے رجوع الی اللہ کا تقاضا کرتی ہے جس کی تکمیل و تعمیل اس رات کی عبادت یعنی ذکر ونوافل، تلاوت قرآن کریم اور طلب مغفرت سے ہوتی ہے۔سو اس رات کے متعلق یہ خیال رکھنا کہ یہ بھی باقی راتوں کی طرح عام ہے، یہ جہالت پر مبنی سوچ وفکر کا نتیجۂ ناقص ہے۔جبکہ اس رات میں رجوع الی اللہ احادیث مبارکہ صحیحہ سے روزِ روشن کی طرح واضح وثابت ہے۔یقینا بندہ مؤمن کو یہ رات بخشش کی نوید اور پیغام مغفرت ومسرت سمجھ کر ذکر وشکر، نوافل اور تلاوت قرآن کریم سے معمور گذارنی چاہیے۔یہی تقاضائے شکر وامتنان اور احسان باری تعالیٰ ہے۔

فتاوی جات اور مسائل دریافت کرنے کے لیے دار الافتاء الاسلامی سے رابطہ کیجیے
DAR UL IFTA ISLAM
0345-6377480 0346-5110282 0308-8682000

اب شب برأت سے متعلق نمونہ کے طور پر شواہد ذکر کرتے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

کثیر بن مرہ مرسلا مروی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ اللهَ يَنْزِلُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ فِيهَا الذُّنُوبَ إِلَّا لِمُشْرِكٍ أَوْ مُشَاحِنٍ۔

بے شک اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرہویں رات کو جلوہ فرماتے ہیں پھر اس میں مشرک اور کینہ رکھنے والے کے علاوہ کے گناہوں کو بخش دیتے ہیں۔

المصنف لابن ابی شیبة 108/6، مسند الحارث 423/1

علامہ البانی نے اس روایت کے متعلق کہا:

صحیح لغیرہ رواہ البیھقی وقال مرسل جید۔ (صحیح الترغیب والترھیب 3/34)

یہ حدیث صحیح لغیرہ ہے اس کو بیہقی نے روایت کر کے مرسل جید کہا ہے۔

اگر کثیر بن مرۃ کے ارسال کو شعبان المعظم کی روایت کے تحت دیکھا جائے تو یہ ارسال واضح ہو جاتا ہے کیوں کہ اس میں کثیر بن مرہ کی روایت حضرت عوف بن مالک سے ملتی ہے ہاں اُس کے راوی مختلف ہیں۔لیکن کثیر بن مرہ کے ارسال کو محدثین کرام نے ویسے ہی جید کہا ہے جس کی وجہ سے یہ حدیث قابل قبول ہے۔ندیم بن صدیق اسلمی)

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ اللهَ لَيَطَّلِعُ فِي لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ لِجَمِيعِ خَلْقِهِ إِلَّا لِمُشْرِكٍ أَوْ مُشَاحِنٍ۔

سنن ابن ماجة

بے شک اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرہویں رات کو جلوہ فرماتے ہیں پھر اس میں مشرک اور کینہ رکھنے والے کے علاوہ اپنی تمام مخلوق کے گناہوں کو بخش دیتے ہیں۔

علامہ البانی نے اس حدیث کو حسن کہا ہے۔(صحیح وضعیف سنن ابن ماجۃ 3/390)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا كَانَ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ يَنْزِلُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا فَيَغْفِرُ لِعِبَادِهِ إِلَّا مَا كَانَ مِنْ مُشْرِكٍ أَوْ مُشَاحِنٍ لِأَخِيهِ۔

مسند البزار 206/1

جب شعبان کی پندرہویں رات ہوتی ہے تب اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر جلوہ فرماتے ہیں پھر اس میں مشرک اور اپنے بھائی سے کینہ رکھنے والے کے علاوہ اپنے بندوں کو بخش دیتے ہیں۔

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

فتاوی جات اور مسائل دریافت کرنے کے لیے دار الافتاء الاسلامی سے رابطہ کیجیے
DAR UL IFTA ISLAM
0345-6377480 0346-5110282 0308-8682000

يَطَّلِعُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَى خَلْقِهِ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ، فَيَغْفِرُ لَهُمْ كُلِّهِمْ إِلَّا لِمُشْرِكٍ أَوْ مُشَاحِنٍ۔

مسند البزار 207/1

اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرہویں رات کو اپنی مخلوق پر جلوہ فرماتے ہیں پھر اس میں مشرک اور کینہ رکھنے والے
کے علاوہ سب کے گناہوں کو بخش دیتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا كَانَ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ يَغْفِرُ اللهُ لِعِبَادِهِ إِلَّا لِمُشْرِكٍ أَوْ مُشَاحِنٍ۔

مسند البزار 208/1

جب شعبان کی پندرہویں رات ہوتی ہے اللہ تعالیٰ مشرک اور کینہ رکھنے والے
کے علاوہ اپنے بندوں کے گناہوں کو بخش دیتے ہیں۔

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:"

إِذَا كَانَ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ نَادَى مُنَادٍ: هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَأَغْفِرَ لَهُ، هَلْ مِنْ سَائِلٍ فَأُعْطِيَهُ
فَلَا يَسْأَلُ أَحَدٌ شَيْئًا إِلَّا أُعْطِيَ إِلَّا زَانِيَةٌ بِفَرْجِهَا أَوْ مُشْرِكٌ"

شعب الایمان للبیہقی 362/5

جب شعبان کی پندرہویں رات ہوتی ہے آواز دینے والا آواز دیتا ہے کیا کوئی بخشش چاہنے والا ہے
کہ میں اس کو بخشش دوں، کیا کوئی مانگنے والا ہے جس کو میں عطا کروں پھر جو کوئی بھی مانگتا ہے اسے دے
دیا جاتا ہے ماسوائے اس شخص کے جس نے زنا کیا یا شرک کیا۔

تنبیہ: ان احادیث مبارکہ میں جو کہا گیا ہے کہ تمام مخلوق کے گناہوں کو بخشش دیا جاتا ہے اس مراد صرف مسلمان ہیں کیوں کہ ہم نے سطور بالا میں بڑی واضح الفاظ کے ساتھ حدیث ذکر کردی ہے جو ان تمام احادیث کی تفصیل ہے کہ اللہ تعالیٰ مؤمنین کو بخش دیتے ہیں اور کفار کو مہلت دیتے ہیں۔

ضروری نوٹ:

1۔ بعض احباب کا یہ کہنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ انعام ایک بندہ مؤمن کے لیے ہر رات کو ہوتا ہے تو شب برأت کو خاص کرنا فائدہ مند نہیں۔ میری عرض یہ ہے کہ یقیناً ایسی صحیح روایات موجود ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر رات اپنے بندے کو بخشش وعطا کا مژدہ جانفزا سناتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ ہے کوئی مانگنے والا کہ اسے عطا کیا جائے؟ ہے کوئی بخشش کا خواہاں کہ اسے بخش دیا جائے؟ یوں ہی ہر روز کہا جاتا ہے جس طرح کہ

فتاوی جات اور مسائل دریافت کرنے کے لیے دار الافتاء الاسلامی سے رابطہ کیجیے
DAR UL IFTA ISLAM
0345-6377480 0346-5110282 0308-8682000

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَنْزِلُ كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ: هَلْ مِنْ سَائِلٍ فَأُعْطِيَهِ، هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَأَغْفِرَ لَهُ" السنن الکبری للنسائی 181/9، موطا امام مالک 244/1

بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ ہر رات آسمان دنیا پر جلوہ فرماتا ہے پھر کہتا ہے: کیا کوئی سائل ہے کہ میں اس کو عطا کروں، کیا کوئی طالبِ مغفرت ہے کہ میں اس کو بخشش دوں۔

علاوہ ازیں ایسی خوشخبری دو دنوں یعنی سوموار و جمعرات کو بھی دی جاتی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

تُفْتَحُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ، فَيَغْفِرُ اللهُ لِكُلِّ عَبْدٍ مُسْلِمٍ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا، إِلَّا رَجُلًا كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءُ۔

صحیح ابن حبان 482/12، وقال الالبانی: صحیح وقال شعیب ارنووط: صحیح علی شرط مسلم

جنت کے دروازے سوموار اور جمعرات کو کھول دیے جاتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ مشرک کے علاوہ ہر بندہ مسلمان کو بخشش دیتا ہے ماسوائے ایسا شخص جس کے دل میں اپنے بھائی کا کینہ ہو۔

رہی بات شب برأت کی تو یہ رات بھی اسی عموم سے ایک تخصیص ہے جس کو رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا ہے۔اللہ تعالیٰ کی تخصیص پر پابندی لگانے کا ذمہ کس نے اٹھا رکھا ہے چاہے تو وہ ہر روز بخشش فرمائے چاہے تو وہ شب برأت کو خصوصی بخشش سے نواز دے۔اس لیے شب برأت کی بخشش کا خاص ہونا امت مسلمہ کے لیے تحفہ وانعام الٰہی ہے۔جس سے ہر بندہ مؤمن استفادہ کرتے ہوئے اپنے گناہوں کی بخشش کا طالب رہتا ہے یہی وجہ ہے کہ اس رات کو رجوع الی اللہ کا ذریعہ بنا کر بندہ مؤمن اس کی بارگاہ میں سربسجود ہوتا ہے۔اگر کوئی شخص یہ کہے کہ اس رات کی جو خاص عبادت احادیث میں ملتی ہے وہ احادیث ضعیفہ ہیں تو میری درخواست ہے کہ آپ کوئی بھی عبادت کر لیں ،نوافل پڑھیں جتنے چاہیں، تلاوت کریں جتنی چاہیں، ذکرو اذکار کریں جتنا چاہیں مقصود رجوع الی اللہ ہے چاہے خدمت خلق کر کے حاصل کر لیں چاہے دروسِ قرآن وسنت کے ذریعے سے کر لیں رہی یہ بات کہ کتنے نوافل پڑھیں تو وہ آپ کی مرضی ہے۔شریعت مطہرہ نے کوئی عبادت ضروری نہیں فرمائی۔جس سے جس قدر رجوع الی اللہ حاصل ہو جائے وہی عمل کر لیں۔شریعت مطہرہ نے رات کے نوافل پڑھنے کی مطلقا اجازت دی ہے تو پھر اس رات میں منع کرنے والا بدعتی کہلوائے گا۔

آپ نے یہ قاعدہ پڑھا ہوگا:

اِنَّ الْاَصْلَ اِذَا ثَبَتَ فِي الْجُمْلَةِ لَا يَلْزَمُ اِثْبَاتُهُ فِي التَّفْصِيلِ۔

الاعتصام لشاطبی 29/2

جب ایک چیز کی اصل عمومی طور پر ثابت ہو جائے تو تفصیل میں جا کر اس کا ثابت کرنا لازم نہیں ہوتا۔

فتاوی جات اور مسائل دریافت کرنے کے لیے دار الافتاء الاسلامی سے رابطہ کیجیے
DAR UL IFTA ISLAM
0345-6377480 0346-5110282 0308-8682000

جس طرح اللہ تعالیٰ نے نوافل کی فضیلت بیان فرمائی اور ممنوع اوقات کے علاوہ ہر وقت ادا کرنے کی اجازت دی تو شب برأت کے موقع پر ان سے روکنا جہالت ہے۔ یہی معاملہ نفلی روزے کا بھی ہے چاہے انسان شب برأت و معراج کی رات کو نوافل پڑھے اور دن کو روزہ رکھے کوئی بھی انسان اس کو منع کرنے کا جواز نہیں رکھتا۔ کیوں کہ ان لیال و نہار میں نوافل و روزہ کی ممانعت شریعت مطہرہ میں نہیں ہے۔ ہاں جواز ضرور ہے۔ لیکن جو یہ کہے کہ اس رات کی کوئی اہمیت نہیں وہ سرے سے جاہل یا مسلکی تعصب کی اندھی تقلید میں غرق ہے یا مسلمانوں کو عبادت الٰہی سے روکنے والا بے راہ رو ہے۔ اور جو یہ کہے کہ اس کی تاریخ و ہسٹری بتائیں تو یاد رکھیں جب کسی موضوع پر احادیث مبارکہ موجود ہوں تو کسی تاریخ و ہسٹری کی ضرورت نہیں اور ایسا مطالبہ جاہلانہ ہے۔ اس لیے جو انسان بھی ان ایام میں ساری رات بیدار رہ کر عبادت کرے اور دن کو روزہ رکھے اس کے لیے باعث اجر و ثواب ہے۔

نوٹ: یہ فتوی ہم نے ابتدائی اور عام فہم لکھا ہے ان شاء اللہ العزیز تفصیل مطلوب ہوئی تو علمی گہرائی کی سعادت و توفیق کے طالب ہوں گے۔

الحمدللہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی رسول رحمۃ للعلمین۔

ھذا ھو عندی واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

مفتی ندیم بن صدیق اسلمی

چئیرمین دار الافتاء الاسلامی

ادارہ سراج منیر پاکستان

DAR UL IFTA ISLAM
فتاوی جات اور مسائل دریافت کرنے کے لیے دار الافتاء الاسلامی سے رابطہ کیجیے
0345-6377480 0346-5110282 0308-8682000

مفتی ندیم بن صدیق اسلمی کی مطبوعات

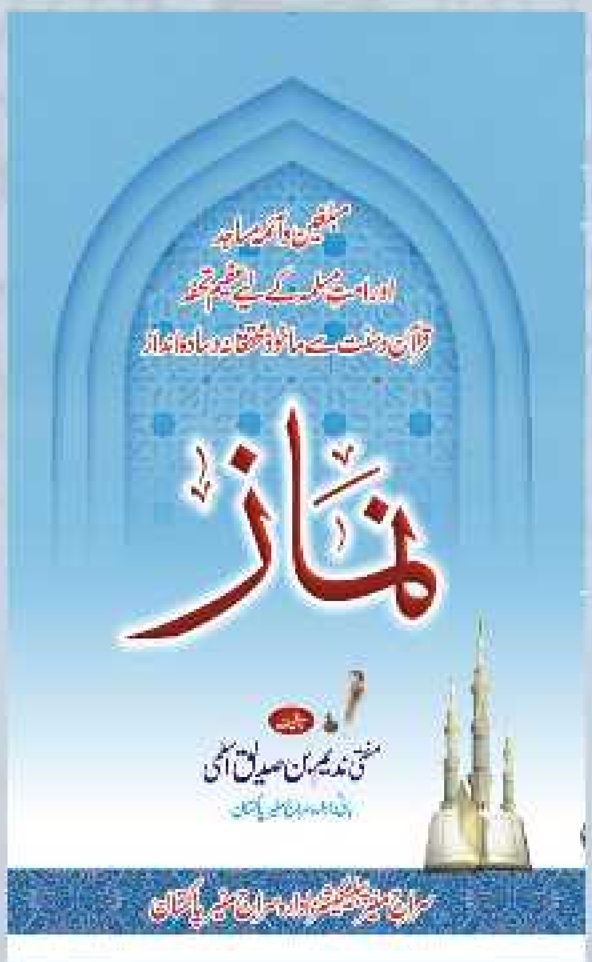

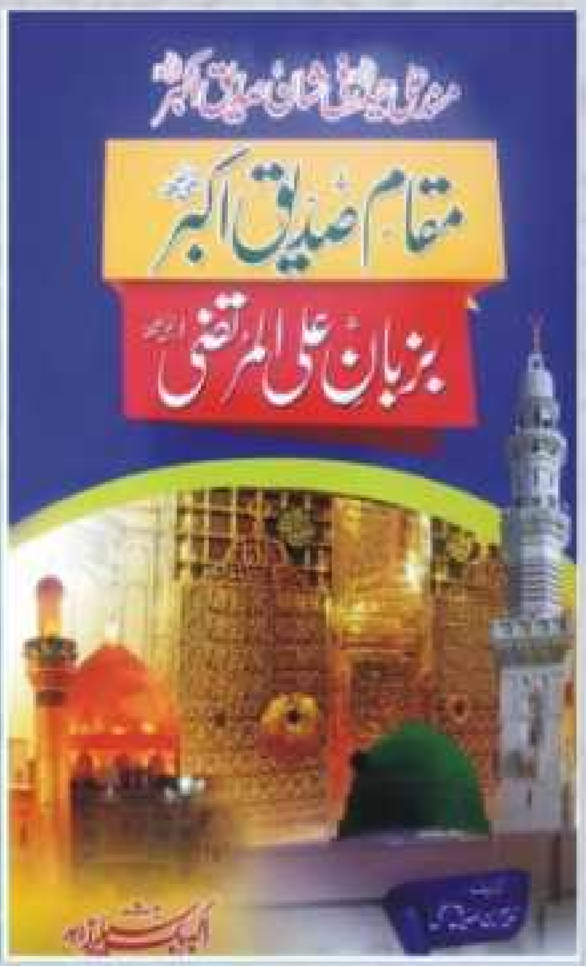

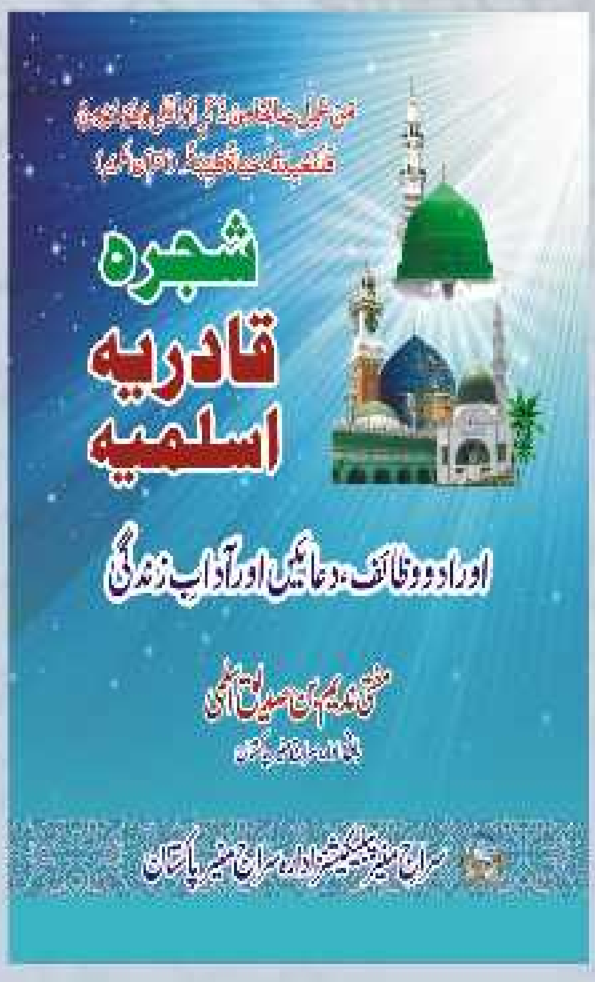

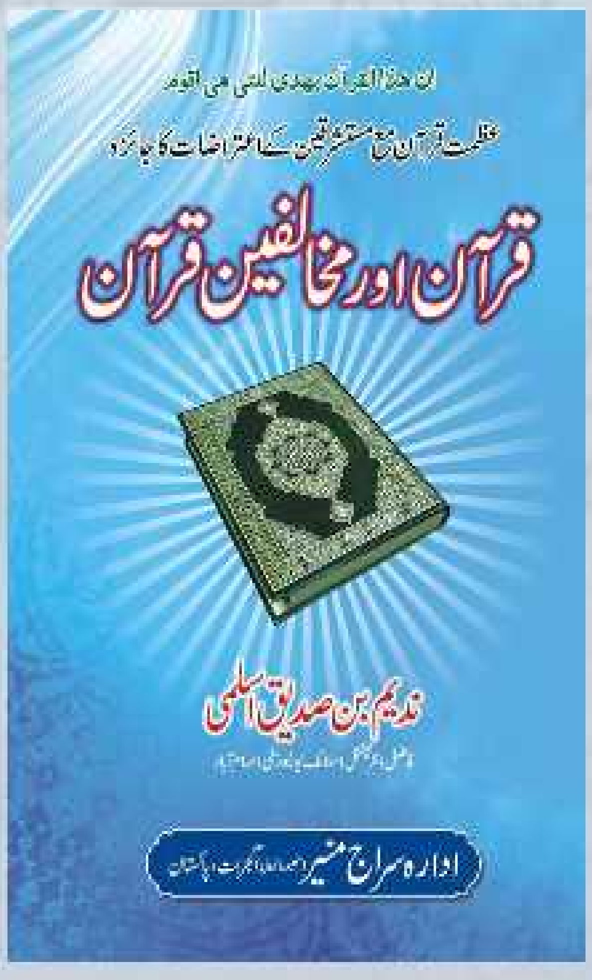

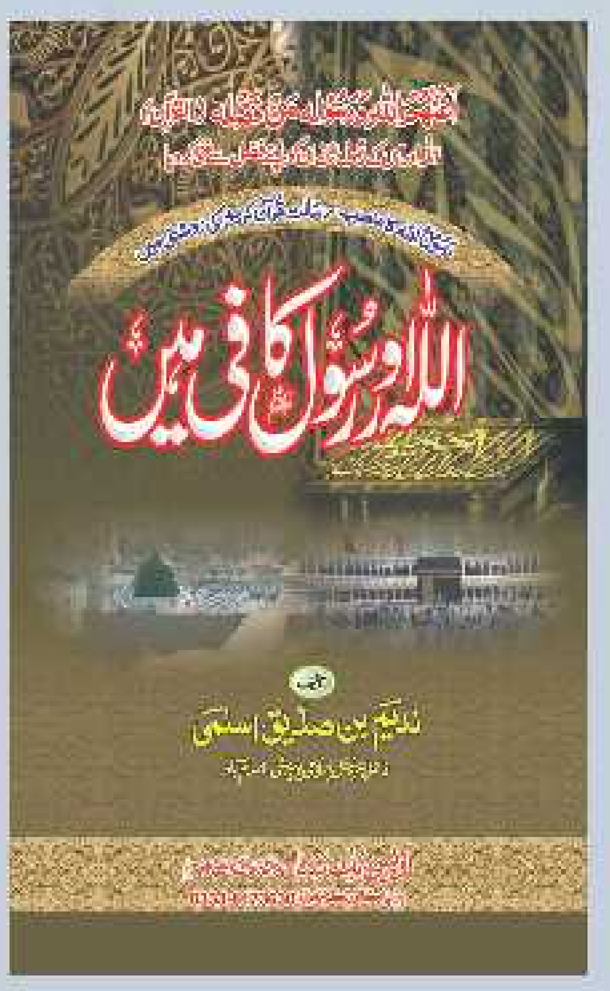

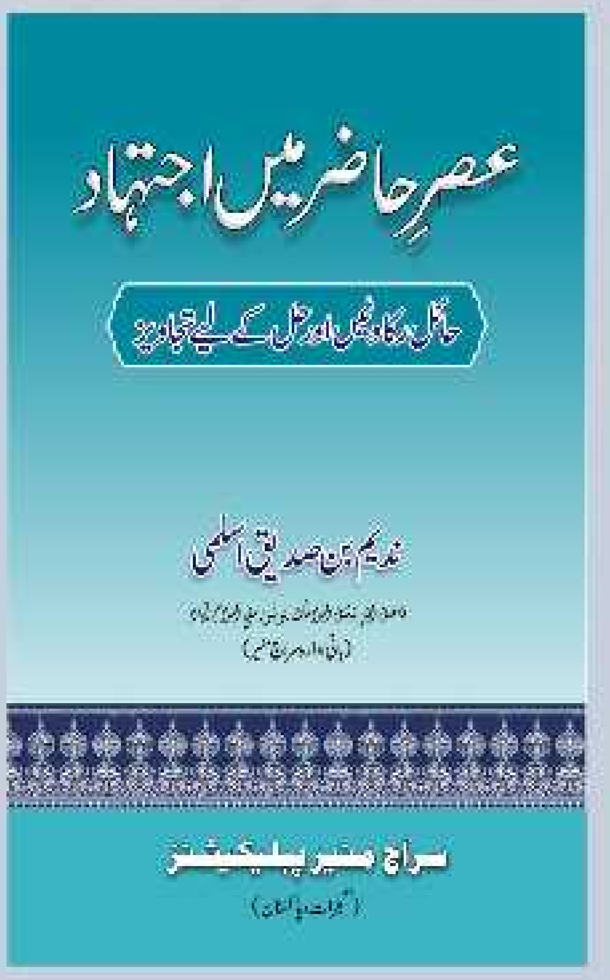

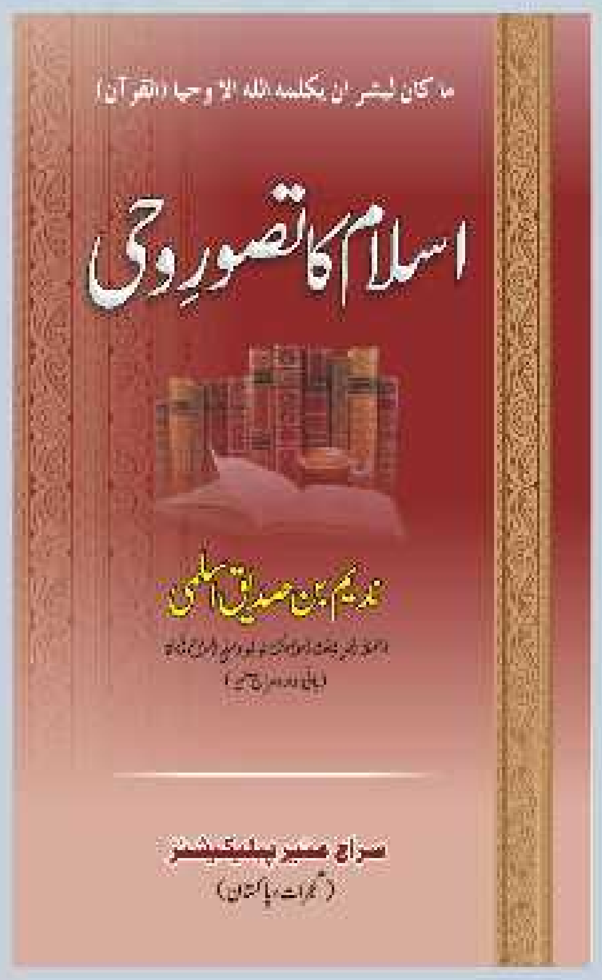

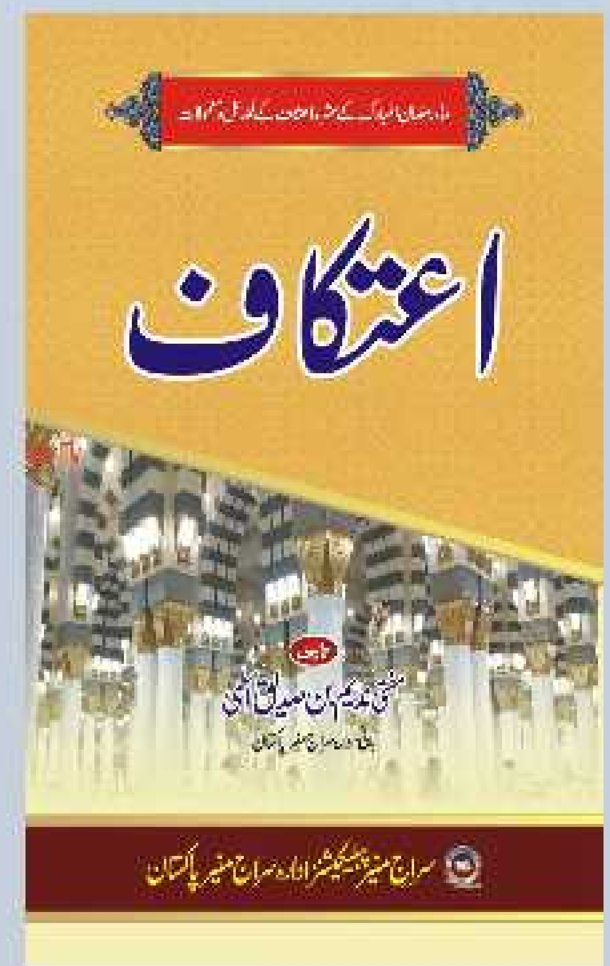

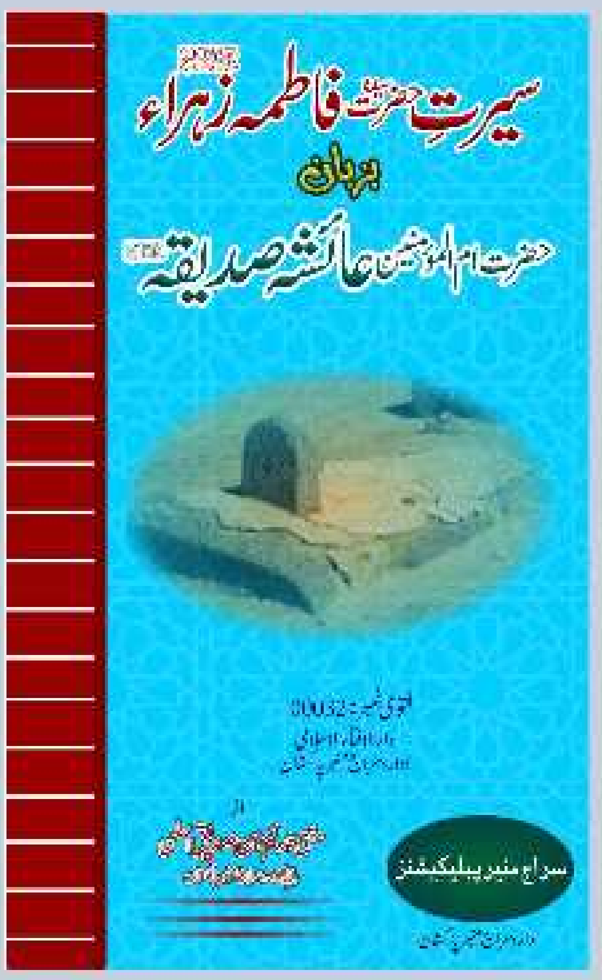

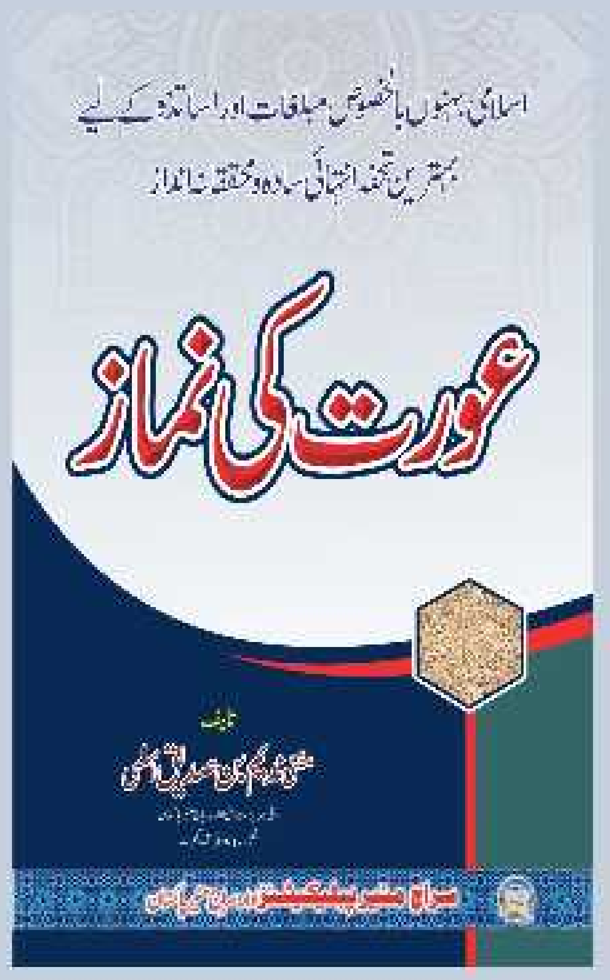

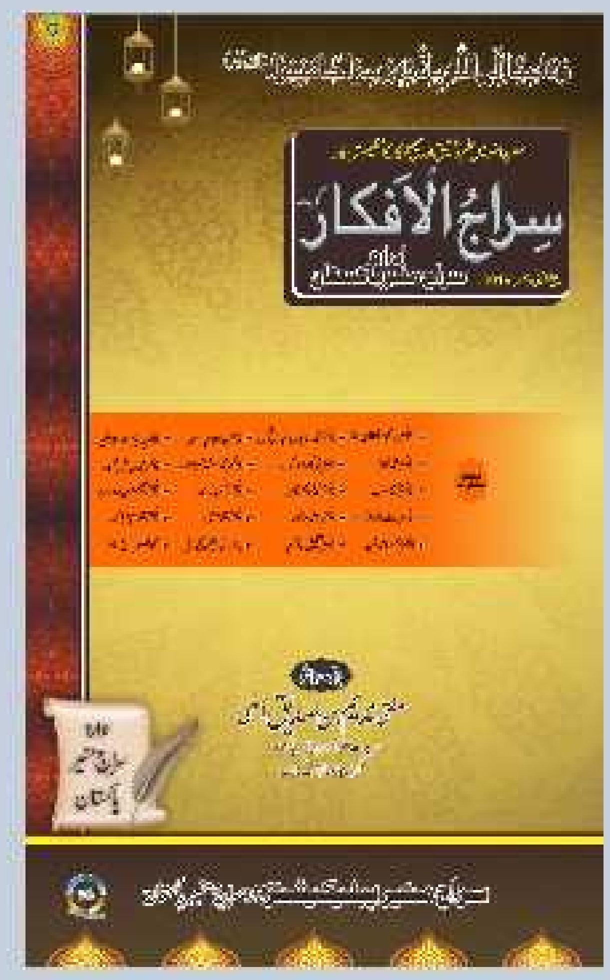

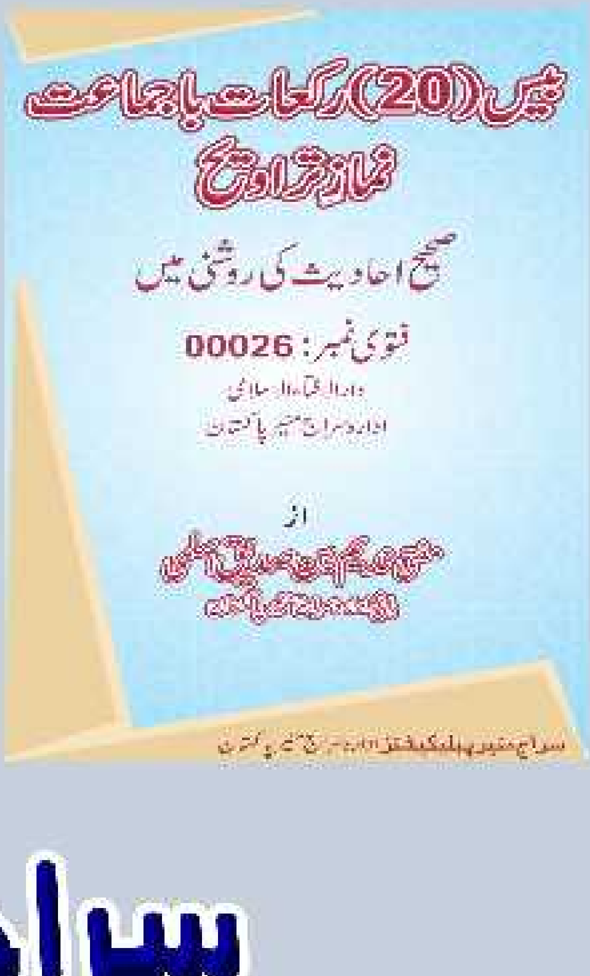

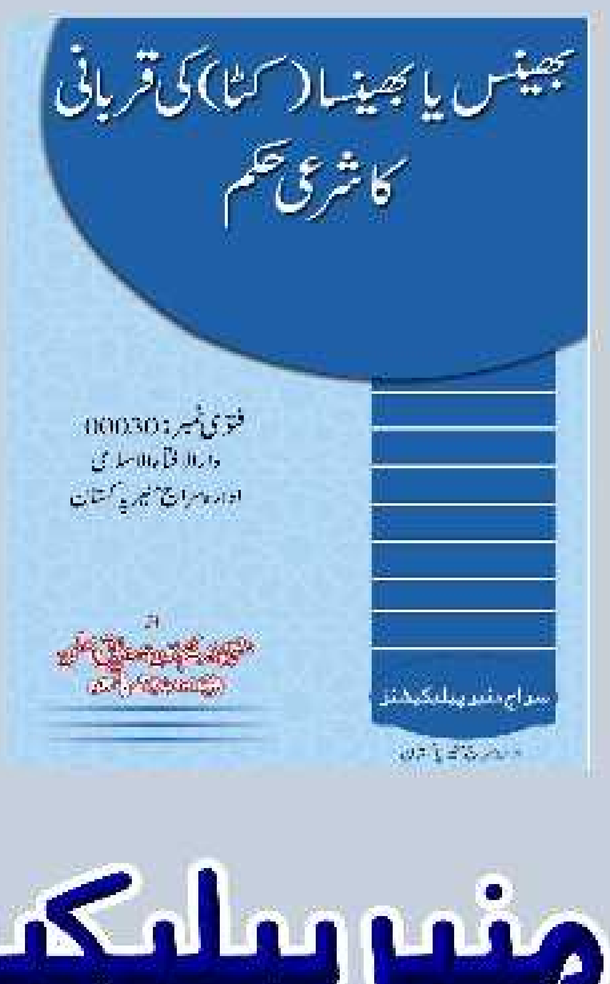

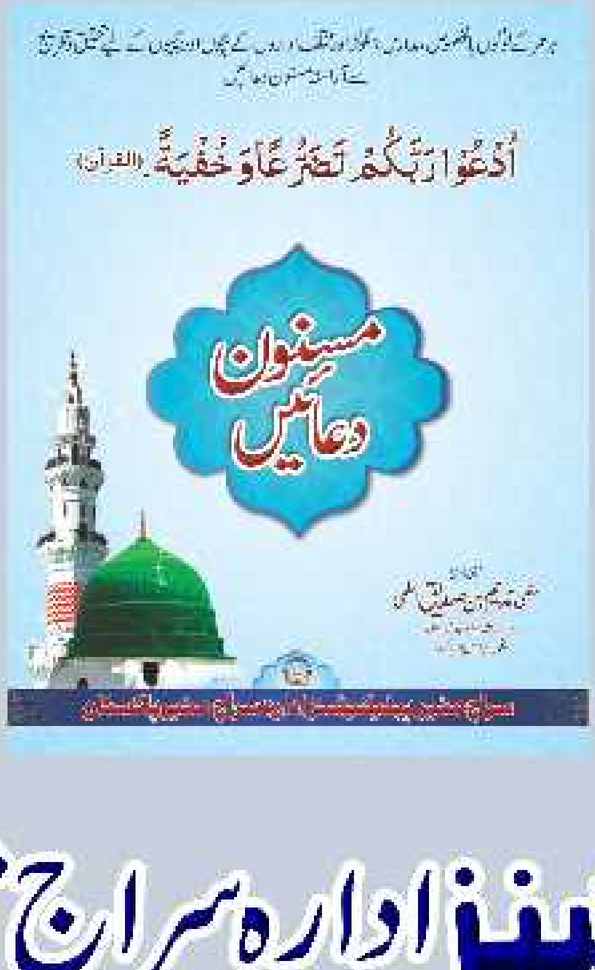

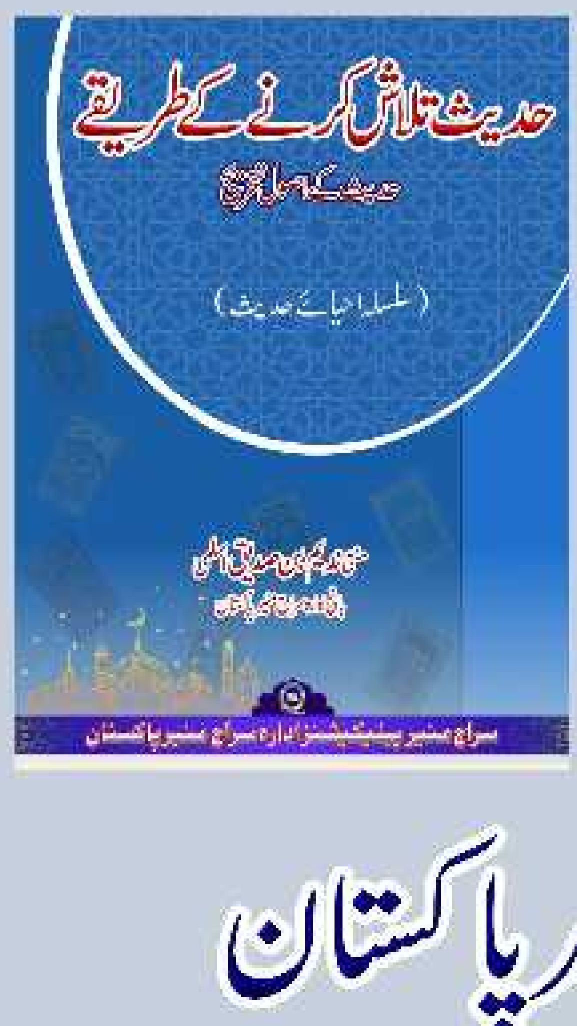

سراجِ منیر پبلیکیشنز ادارہ سراجِ منیر پاکستان